وما ارسلنک الا رحمة للعلمین

رسالهٔ پرفواید در احوال ولادت باسعادت آفتاب برج رسالت گنجور کنوز
سعادت جناب سید انبیا و سند اصفیا شفیع المذنبین رحمة للعالمین احمد مجتبی محمد
مصطفی صلوات الله وسلامه علیه وعلی آله الطیبین واصحابه اجمعین موسوم به

ینبوع الانوار فی مولد سید الابرار صلی الله علیه وسلم

از تالیفات جناب مولوی عبید الله صاحب دام مجده فرزند جناب عمدة المحققین زبدة المفسرین
مولانا مولوی محمد صبغة الله قاضی الملک مرحوم ومغفور حسب فرمایش جناب عبد القادر صاحب فرزند حاجی شرف الدوله
بهادر دام افضاله باهتمام اضعف عباد الله الباری سید مرتضی قادری مهتمم جریده روزگار

بمطبع حیدری واقع مدراس در سنه ۱۲۹۶ هجری مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد عاصی پرمعاصی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما کہتا ہی کہ خوشترین وسیلہ اور بہترین ذریعہ سعادتِ عظمی کو پہنچنے کا نبی کریم شفیع المذنبین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور دوستی ہی اور وہ حاصل نہوگی مگر اسوقت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی جس کام مین ہی اوسکو بکرین اور آپ کے نام پرسو جان سے فدا اور قربان ہووین اور ہروقت آپکا ذکر اور یاد کرین اور

از جملۂ علامات محبت کے ہی کہ آپکی ولادتِ باسعادت جس روز
ہوی اس روز خوشی اور سرور کو ظاہر کرین اور اپنی مقدور کے
موافق عمل مولد بجا لاوین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کے احوال اور کرامات کو پڑہین اور سنین اور اس
عمل مولد کو علماے کبار اور حفاظِ نامدار مستحسن اور متبرک جانتے
ہین اور اسمین کئی رسالے اور کتابین تصنیف کئے ہین اللہ تعالی
انکو جزاے خیر دیوے۔ اندنون فرقہ ضالہ وہابیہ خذلہم اللہ
نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جو عوام کے
دلون مین ثابت ہی سو اسکو اقسام کے فریب شیطانی سے
نکالنا اور لوگ کو گمراہ کرکے اپنے مانند مرتد بنانا چاہتا ہی اور
عمل مولد شریف جایز نہین کرکے دعوی کرتا ہی اسواسطے یہہ
عاصی کتاب خصایص الکبری کی جو تصنیف سے خاتمۃ الحفاظ و
المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ وافاض علینا البرکات
منہ کی ہی اور سیر مین بہت معتبر اور نفیس کتاب ہی سو اسمین سے
ولادتِ شریف کی حدیث جو کئی آیات اور کرامات پر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل ہی اصل قرار دیا اور اسکو شرح
کی طور پر ہندی زبانمین معتبر کتابون سے لکھا اور اسکے آخرمین
عمل مولد شریف کو جو جو علما مستحسن جانتے ہین انکے اقوال لکھا اور اسکا
نام رَبِیعُ الْاَنْوَارِ فِی مَوْلِدِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ
وَسَلَّمَ رکھا تاکہ عوام کو نفع ہووے رَبِّ اجْعَلْهَا مَقْبُوْلَۃً
عِنْدَ حَبِیْبِکَ الْاَمِیْنِ وَخَلِیْلِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا
کَثِیْرًا۔ خاتمۃ المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی نے فرمایا اَخْرَجَ
اَبُوْ نُعَیْم نکالا یعنے روایت کیا ہی ابو نعیم۔ وہ اپنے وقت کا
محدث اور حافظ عصر تھا انکا نام احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحق
بن موسی بن مہران الاصبہانی الصوفی ہے اور کنیت ابو نعیم ہے
صیغۂ تصغیر سے سنہ ۳۳۶ تین سو چھتیس ہجری مین ولادت ہوی اور
چار سو تیس ہجری مین وفات ہوی آنکی عمر چورانوے ۹۴ یا نو سال کی ہوی بہت
لوگ سے حدیث کو سماعت کئے اور انسے ایک جماعت محدثین
کی روایت کئی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا ابن عباس

رضی

رضی اللہ عنہما سے۔ اِس سے مراد عبد اللہ بن عباس ہین۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے بھائی انکی ولادت
ہجرت کے قبل تین سال کے بقولے دو سال کے ہوی اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کیوقت تیرہ سال کے تھے بقولے
پندرہ سال کے۔ اس امت کے حبر اور عالم تھے اور انکو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم حکمت اور فقہ اور فہم قرآن کیواسطے دعا دئے
اور انہون جبرئیل علیہ السلام کو دو وقت دیکھے۔ سنہ ۶۸ اڑسٹھ
ہجری کو طایف مین انکی وفات ہوی۔ معلوم کیجئے اس حدیث
کو جو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کئے ہین اگرچہ لفظا
موقوف ہی لیکن حکم مین مرفوع حدیث کے ہی کیونکہ یہہ بات
راے سے کہنے کی نہین ہی اگرچہ اُسوقت ابن عباس پیدا
نہین ہوے تھے لیکن اُسوقت جو لوگ تھے ان سے روایت کئے
ہین۔ قَالَ کہے ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ کَانَ مِنْ دِلَالَاتِ
حَمْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ تھے دلالات
سے حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ دلالات جمع ہی دلالۃ کا

کسر اور فتح سے دال مہملہ کے۔ اور مِنْ تبعیضیہ ہے یعنے بعضے دلالات سے اور اسمین اشارہ ہی کہ حملِ شریف کے مدت مین بہت سے امور غریبہ اور خرقِ عادات ظاہر ہوے تاکہ شرفِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب پر ظاہر ہووے لیکن اس حدیث مین اُنسے تھوڑے مذکور ہوے ہین۔ معلوم کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبد اللہ ہی انکے والد عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیّ بن کِلاب بن مُرّہ بن کعب بن لُوَیّ بن غالب بن فِہرْ بن مالک بن النَّضْر بن کِنانہ بن خُزَیمہ بن مُدْرِکہ بن الیاس بن مُضَر بن نِزار بن مَعَدّ بن عَدْنان۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بی بی آمنہ بنتِ وہب بن عبدِ مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ اور اِس سلسلۂ شریف کو اللہ تعالی تمامی سلسلون سے انتخاب اور پسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکرام و بزرگی سے ہی کہ اس سلسلہ مین کوئی ایک بغیر نکاح شرعی کے نہین پیدا ہوا سب کے سب نکاح سے پیدا ہوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین آدم سے لیکر میری ما جنی تک سب نکاح سے پیدا ہوے اور

حرام سے کوئی پیدا نہوا۔ اور بھی فرمائے مین پاک پشتون سے پاک رحم والیہ مین آتا تھا۔ محققین ان احادیث سے دلیل لیتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کے والدین اور سب اجداد مومن تھے۔ اور معلوم کرین کہ بی بی آمنہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ ذی الحجہ کے مہینے مین ایام تشریق کے وسط مین ہوا۔ اور حمل کب ٹھہرا سو اُسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اسی روز یعنے ایام تشریق کی وسط مین دوشنبہ کو ہوا اور بعضے کہتے ہین رجب کی پہلی شب جمعہ کو شیخ نجم الدین غیطی لکھا ہی کہ جو لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی ولادت رمضان مین ہوی انکے قول پر ایام تشریق مین حمل ٹھہرا سو قول موافق ہوتا ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ ربیع الاول مین ولادت ہوی انکے قول پر رجب کی پہلی کو حمل ٹھہرا سو قول موافق ہوتا ہی۔ اَنَّ کُلَّ دَابَّةٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْکَ اللَّیْلَةَ۔ تحقیق کہ جو دابہ کہ تھا واسطے قریش کے بات گیا اس شب کو۔ یعنے قریش کا کوئی چارپایہ جانور باقی نرہا مگر حمل کی شب کو بات کیا۔ قریش قاف کے ضم اور راے مہملہ کے فتح سے لقب تھا النضر بن کنانہ کا بقولے فہر بن مالک

بن النضر کا جو اجداد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پھر انکی اولاد کو قریش اور قرشی کہتے ہین۔ شعبی کہا النضر بن کنانہ کا لقب قریش ہوا اس کی وجہ یہہ ہی کہ انہون ارباب حاجات سے تفتیش کرتے تھے تاکہ اُنکے حاجتون کو روا کرے گویا کہ وہ لفظ ماخوذ ہی تقریش سے اسکا معنی تفتیش کا ہی۔ کہتے ہین کہ قریش کے دا ٓبون کی تخصیص جوبات کرنے مین ہی سو شاید اسکی وجہ یہہ ہی تاکہ قریش اول امر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و مرتبہ معلوم کرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیوقت انکو کچھہ شبہہ اور عذر انکار کا باقی نرہے۔ اور احتمال ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما غیر قریش کے جانورون کا حال بیان نہ کئے اور اس سے سکوت کئے شاید کہ وہ بھی بات کئے ہون۔ وَقَالَتْ حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اور ہر دابہ کہا حمل کیا گیا ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہی رب کعبہ کی یعنے اللہ تعالی کی۔ رَبّ کا معنی اصل مین تربیت کا تھا یعنی ایک چیز کو اسکے کمال پر بتدریج پہنچانا اسکے بعد مالک کو کہنے لگے کیونکہ وہ اپنی چیز کی حفاظت کرتا ہی اور

اسکو

اسکو تربیت کرتا ہی۔ اللہ تعالی کے غیر پر اسکا اطلاق نہین آتا
مگر مقید ہوکر۔ اور کعبہ بیت اللہ کو کہتے ہین عربون نے جو گھر مربع
اور بلند ہوتا ہی اسکو کعبہ کہتے تھے پھر بیت اللہ کی بنا مربع اور
مرتفع رہنے سے اسکا نام کعبہ ہوا۔ معلوم کیجئے رسول معنی سے مرسل
کے ہی یعنے بھیجا گیا اور وہ اس شخص کو کہتے ہین جو اسکو اللہ تعالی
کیطرف سے وحی کیجاوے شرع کے ساتھ اور حکم کیا جاوے
اُسکی تبلیغ کا۔ اور نبی اُسکو کہتے ہین کہ اسکیطرف وحی کیجاوے شرع
کے ساتھ تاکہ وہ عمل کرے اگرچہ اسکی تبلیغ کا حکم نہو پھر جو رسول ہی
وہ نبی ہی لیکن جو نبی ہے وہ رسول نہین۔ اور معلوم کرین کہ اگرچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی بعد نبوت
اور تبلیغ رسالت کا حکم ہوا لیکن حقیقت مین جسوقت کہ آپکو نبوت حاصل
ہوی اسوقت ہنوز آدم پیدا نہین ہوے تھے چنانچہ ترمذی نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کو
نبوت کب ملی تو فرمائے جس حال مین کہ آدم درمیان روح اور
جسد کے تھے یعنے اُنکا نہ جسد تھا نہ روح تھا اسوقت اپنے کو نبوت

ملی - یہان ایک سوال کرتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود
خارجی مین تشریف لانیکے قبل نبی کسطور سے تھے حالانکہ نبوت کو ضرور
ہی کہ نبی کی ذات موجود رہنا۔ اُسکے جواب مین شیخ تقی الدین سبکی
نے فرمایا کہ احادیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے قبل اجساد کے ارواح
کو پیدا کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے کہ مین نبی تھا سو
اس سے اشارہ آپکے روح شریف کیطرف ہی یا اور کوئی ایک
حقیقت کیطرف ہی حقایق سے جو انکی معرفت سے ہمارے عقول قاصر
ہین اور اسکو کوئی نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی اور وہ شخص جسکو اللہ تعالے
نور الہی سے مدد کیا ہو پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت پیشتر از
خلقتِ آدم کے ہی اور اسوقت سے ہی اسکو اللہ تعالی نبوت عطا
کیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُسیوقت نبی ہوے پھر اللہ تعالی
آپکے نامِ مبارک کو عرش پر لکھا اور معلوم کرایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اللہ کے رسول ہین تاکہ ملائکہ وغیرہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی کرامت اور بزرگی کو جو اللہ تعالی کے پاس ہے معلوم کرین پس حقیقت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوقت سے موجود ہی اور متصف ہی اوصاف

شریف

شریفہ سے جو حضرت الٰہیہ سے آپکو پہنچتے ہین اگرچہ جسد شریف اور
بعث و تبلیغ متاخر ہی اور جو چیز کہ آپکو اللہ تعالی کیطرف سے ہی اور آپکی
ذات شریف اور حقیقت کی اہلیت کی جہۃ سے ہی سو اسمین کچھہ تاخر نہین
اسی طرح اللہ تعالی جو آپکو نبی کیا اور کتاب اور حکمت اور نبوت عطا
کیا سو اسمین کچھہ تاخر نہین وہ اسوقت سے ہی حاصل ہی اور جو متاخر
ہی سو فقط وہ خلقت اور نقل کرنا اصلاب اور ارحام مین ہی یہان
تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجسام مین ظہور پائے اور اس
سے معلوم ہوا کہ جو شخص تفسیر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت
نبی رہنے سے مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی کے علم مین تھا کہ آپ نبی ہوگے
سو وہ شخص اس معنی کو نہین پہنچا اور یہہ معنی صحیح نہین کیونکہ اللہ تعالے
کا علم تمامی اشیا کو محیط ہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
کو اسوقت نبوت سے وصف کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ امر
اسوقت ثابت تھا اگر اس سے مراد فقط اللہ تعالی کا علم ہیوین
کہ مستقبل مین نبی ہوویگے تو اسمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
یہہ خصوصیت نہین ہوتی کہ آپ نبی تھے جس حالین کہ آدم درمیان

روح اور جسد کے تھے کیونکہ تمامی انبیا کے نبوت کو اللہ تعالی اسوقت
اور اسکے قبل سے جانتا ہے اسواسطے ضرور ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کیواسطے ایک خصوصیت امر ثابت کی لینا جو دوسرے انبیا کو
ہنین تھی اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو خبر دئے
تاکہ اللہ تعالی کے نزدیک آپکی جو قدر و منزلت ہی اسکو معلوم کرے۔
اور شیخ شہاب الدین الخفاجی نے شرح الشفا مین اس حدیث کے
شرح مین لکھا ہی کہ اسکا معنی یہہ نہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالی کے علم مین نبی تھے جیسا کہ بعضون نے کہا ہی کیونکہ یہہ سوال اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص نہین ہے بلکہ اسکا معنی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روح کو آدم علیہ السلام کے
روح اور تمامی ارواح کے قبل پیدا کیا اور اسکو نبوت سے خلعت
تشریف پہنایا تاکہ ملأ اعلی آپ کو معلوم کرین جبکہ نبوت آپکے
روحِ شریف کی صفت ہی تو معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد وفات کے بھی نبی اور رسول ہین جب دین کامل ہوگیا تو احکام
اور وحی منقطع ہونے سے کچھ ضرر نہین اور اسکا انکار کرنا جہل ہی

اور یہہ بات قابل یاد رکھنے کی ہی کیونکہ بہت نفیس ہی اور یہی مراد ہی
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ اللہ تعالی میرے نور کو آدم
علیہ السلام پیدا ہونے کے چودہ ہزار برس آگے پیدا کیا جیسا کہ
روایت کیا ہی ابن القطان۔ اور ایک روایت مین ہی کہ تسبیح
کرتا تھا وہ نور اور تسبیح ملائکہ کی اس نور کے تسبیح سے تھی۔ اور یہہ
تائید کرتا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کے طرف بھی مرسل
ہین جیسا کہ غیر فرشتون کیطرف مرسل ہین۔ اور یہہ صریح دلالت کرتا ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت وجود عینی مین ظاہر ہوئی
قبل نبوت آدم اور انکے غیر کے اور ملائکہ کوئی نبی کو قبل نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نہین پہچانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی مطلق ہین اور تمامی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام آپکے خلیفے ہین اور
تمامی شرایع آپکی شریعت ہی جو ظاہر ہوئی زبان پر ہر نبی کے بقدر
استعداد انکے اہل زمانے کے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اول انبیا
اور آخر انبیا ہین اور ممکن نہین کہ آپکی شریعت پر قلم نسخ پھرے۔ اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح کے دیکھتے تمامی انبیا سے سابق ہین

ویسا ہی جسد شریف کے دیکھتے بھی سابق ہین کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے جسد شریف کا مادہ تمامی مادون کے آگے پیدا کیا گیا
کسواسطے کہ ابن الجوزی نے کتاب الوفا مین کعب الاحبار سے روایت
کیا ہی کہ اللہ تعالی جب کہ ارادہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرنیکا
تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ سفید مٹی لاوے پھر جبرئیل ملائکہ فردوس
کے ساتھ اترے اور موضع قبر شریف سے ایک مٹھی مٹی اٹھائے
جو سفید چمک رہی تھی پھر اسکو آب تسنیم سے جنت کے چشمے مین خمیر کئے
یہانتک کہ وہ مانند ایک بڑے سفید موتی کے ہوئی اسکو ایک شعاع
عظیم تھی یعنے اسکی روشنی بہت دور تک پہنچتی تھی پھر اسکو فرشتون
نے اطراف عرش اور کرسی اور سماوات وارض کے پھرائے یہانتک
کہ پہچانے فرشتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ الصلوۃ والسلام
کو پہچاننے کے قبل یعنے پہچانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح
شریف اور عنصر اور نہاد مبارک کو انتہی کلام الشہاب الخفاجی۔
روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ مین کہا یا رسول اللہ میرے
ماں باپ آپ پر فدا ہو جیو مجھکو خبر دیو اول شی سے جو اسکو اللہ تعالی قبل

تسنیم ایک نہر کا نام ہی جنت مین اسکا پانی وہان کے سب پانیون سے بہتر اور شیرین ہی

اشیا

اشیاکے پیدا کیا تو فرمائے ای جابر تحقیق کہ اللہ تعالی سب چیزون
کے آگے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا پھر وہ نور اللہ تعالی
جس جگہہ کہ چاہا وہان پھرتا تھا اور اسوقت نہ لوح تھا نہ قلم نہ جنت نہ
دوزخ نہ فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ آفتاب نہ ماہتاب نہ جن نہ انس
الحدیث شیخ حلبی نے اپنی سیرت مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جبرئیل سے سوال کیئے ای جبرئیل
تمہاری عمر کتنی ہی تو جبرئیل کہے یا رسول اللہ مین نہین جانتا ہون مگر اتنا
جانتا ہون کہ چوتھے حجاب مین ایک ستارہ ہی ستر ہزار برس کو ایک بار
طلوع ہوتا ہی اسکو مین نے بہتر ہزار بار دیکھا ہون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اے جبرئیل قسم ہی میرے رب کی عزت کی مین وہی ستارہ ہون
انتہی۔ احادیث مین آیا ہی کہ جب اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور انکی پشت مین رکھا اور وہ نور آدم علیہ السلام
کی پیشانی پر آفتاب کے مانند چمکتا تھا اور انکے باقی کے نور پر غالب ہو گیا
تھا بعد وہ نور آدم سے شیث علیہ السلام کیطرف جو آدم کے فرزند تھے
نقل کیا آدم علیہ السلام انکو وصیت کیئے کہ اس نور کو بجز پاک عورت کے

کہین نرکھے۔ الغرض وہ نور مبارک اصلابِ طاہرات سے ارحامِ زاکیات کیطرف آتا تھا یہانتک کہ عبدالمطلب مین آیا اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ مین آیا اسکے بعد بی بی آمنہ مین آیا۔ علما کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرشتونکو جو حکم فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سو وہ حقیقت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نور کی تعظیم تھی جو آدم علیہ السلام کے پیشانی پر چمکتا تھا۔ اور جب نوح علیہ السلام کے طرف نقل کیا تو اسکی برکت سے انکی کشتی کو نجات ہوئی۔ اور جب ابراہیم علیہ السلام کیطرف نقل کیا تو اسکی برکت سے اُنپر نمرود کی آتش برداً وسلاماً ہوگئی۔ الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد طرف جب وہ نور نقل کرتا تھا تو انکو اسکے برکات اور کراماتِ بے نہایات حاصل ہوتے تھے۔ الشیخ العارف سید علی وفاء الشاذلی قدس اللہ سرہٗ جو علماے ربانیین سے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مین ایک قصیدہ لکھے ہین سو اسمین کیا خوب فرماتے ہین **شعر**

لَوْ اَبْصَرَ الشَّيْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِهٖ ؛؛ فِي وَجْهِ اٰدَمَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَجَدَ ؛؛ اَوْ لَوْ رَاٰى النَّمْرُوْدُ نُوْرَ جَمَالِهٖ ؛؛ عَبَدَ

الْجَلِيْلَ مَعَ الْخَلِيْلِ وَلَا عَنَدَ ؛ لٰكِنْ جَمَالُ اللّٰهِ جَلَّ فَلَا يُرٰى ؛ اِلَّا بِتَخْصِيْصٍ مِنَ اللّٰهِ الصَّمَدِ ؛ یعنے اگر دیکھتا شیطان طلعتِ نور کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آدم کے منھہ پر تو ہوتا اول اس شخص کا جو سجدہ کیا یا اگر دیکھتا نمرود نور جمال کو آپکے تو عبادت کرتا اللہ جلیل کو خلیل علیہ السلام کے ساتھہ اور نہین خلاف کرتا لیکن اللہ بزرگ کا جمال نہین دیکھا جاتا ہی مگر خاص کر دینے اللہ الصمد کے۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو فرمایا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ یعنے جب اللہ تعالیٰ نے لیا اقرار پیغمبرونکا کہ جو کچھہ مین نے تمکو دیا کتاب اور حکمت پہر آوے تم پاس ایک رسول یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ بتادے تمہاری پاس والیکو تو اسپر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہمنے اقرار کیا فرمایا پس شاہد رہو تم اور مین بہی تمہارے ساتھہ شاہد ہون سو اس آیت

شریفہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بزرگی وتعظیم قدر بلند ہی سو مخفی نہین
اسکے سواے اسمین یہہ بھی ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان رسولون کے
زمانے مین آتے تو انکے طرف بھی مرسل رہتے اِسصورت مین نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت تمامی خلایق پر عام ہی آدم علیہ السلام
سے قیامت تک اور تمامی انبیا اور انکے امتان سب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے ہین
بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً یعنے بھیجا گیا مین طرف لوگون کے تمامی سو یہہ
قول مخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قیامت تک کے
لوگ کو نہین بلکہ آگے کے لوگ کو شامل ہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی الانبیا ہین یعنے تمامی انبیا کے طرف مبعوث ہین اسی سبب سے قیامت کے
روز تمامی انبیا اور مرسلین رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لواے حمد کے
نیچے رہینگے اور دنیا مین بھی معراج کی شب کو سب انبیا کے امام ہوکر نماز
پڑہے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ
اور عیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ مین آنیکا اتفاق پڑتا تو انپر اور انکی امتو نپر
واجب تہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاوین اور آپکی نصرت کرین

اِس پر اللہ تعالیٰ انبیا سے عہد و میثاق لیا انتہیٰ۔ بندۂ عاصی کہتا ہی
اسکو تائید کرتا ہی وہ جو عیسیٰ علیہ السلام نے دجّال کو مارنے آسمان سے اتر
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مین رہینگے اور وہ حدیث
جسکو دارمی نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے
اگر ہوتے موسیٰ زندہ اور پاتے زمانہ میری نبوت کا تو بیشک پیروی کرتے
میری۔ وَهُوَ اَمَانُ الدُّنْيَا اور انہون یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امان ہین دنیا کے۔ یعنے امان ہین دنیا کو بلیات و آفات سے اللہ تعالےٰ
فرماتا ہی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنے نہین ہی اللہ
کہ عذاب دیوے کفار کو جس حالین کہ تو اَی حبیب انمین ہے اور فرماتا ہی
وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر
رحمت کرکے جہان کے لوگون پر۔ معلوم کرین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذاتِ مبارک کا ظہور امانِ اعظم ہے تمامی مخلوقات کو یہانتک کہ کفار اور
حیوانات اور جمادات بلکہ فرشتون کے حق مین بھی امان ہی۔ قاضی عیاض
کتاب الشفا مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کو فرمائے
کہ اس رحمت سے تمکو بھی کچھہ چیز پہنچی ہے تو جبرئیل کہے کہ مین عاقبت سے اندیشہ

کرتا تھا جب اللہ تعالی میری ثنا مین فرمایا ذِی قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ
مَکِینٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِینٍ تو مین نے امن پایا یعنے مین سوء خاتمہ سے
خوف مین تھا سو آپ پر قرآن شریف نازل ہونے سے مین نے امان پایا یہ
حقیقت مین آپ ہی کے برکت سے ہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت ہین مومنان اور کافران
کو کیونکہ امم کاذبہ کو جو خبر پہنچتی تھی اُس سے یہہ لوگ عفو پائے یعنے سابق
کے انبیا کی امت انبیا کی تکذیب کرتی تو اُن امتونکو اللہ تعالی مسخ کرتا تھا
یا قہر الٰہی سے ہلاک ہو جاتے تھے بخلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت کے کفار وغیرہ کہ آپکی قدم کی برکت سے مسخ وغیرہ نہین ہوے۔
جب قریش ایمان نہ لا کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا بہت دیئے اور
اللہ تعالی پہاڑ دن کے فرشتونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا فرشتہ
آکر کہا اے محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہے اور حکم فرمایا کہ آپ جو کہین سو بجا لاؤن
اگر آپ امر کرین تو مکے کے دونون پہاڑ جنکا نام اخشبین ہے ٹکرا دیون
تا سب لوگ ہلاک ہو جاوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے وہ ہلاک
ہونا مین نہین چاہتا شاید اللہ تعالی اُنکے اولاد مین مسلمان پیدا کرے۔

وَسِرَاجٌ اَهْلِهَا اور چراغ ہین اہل دنیا کے۔ سراج کسر سے سین مہملہ کے چراغ کو کہتے ہین۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج کر کے نام ہوا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے تاریکی کفر و ضلالت عرصۂ عالم سے زایل ہوئی۔ اور چراغ سے جیسا اہل خانہ کو سبب امن اور راحت کا ہی اور چورونکو سبب ندامت و خجلت کا اسیطرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوستونکو وسیلہ سلامت و نجات کا ہین اور منکرونکو سبب حسرت و ندامت کا۔ اور اللہ سبحانہ قرآن شریف مین بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج کر کے نام رکھا اور فرمایا یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا یعنے ای نبی مقرر ہمنے بھیجا تجھکو شاہد اور خوشی سنانیوالا اور ڈرانیوالا اور بلانیوالا اللہ کیطرف اسکے حکم سے اور چراغ چمکتا وَلَمْ تَبْقَ كَاهِنَةٌ فِیْ قُرَیْشٍ وَّلَا فِیْ قَبِیْلَةٍ مِّنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اِلَّا حُجِبَتْ عَنْ صَاحِبَتِهَا اور نہین باقی رہی کوئی کاہنہ قریش مین اور نہ کسی قبیلے مین قبایل عرب سے مگر باز رکھی گئی اپنے صاحب سے یعنے اپنے شیاطین سے وَانْتُزِعَ عِلْمُ الْکَهَنَةِ

مِنہما اور نکالا گیا علم کاہنون کا اُن سے۔ کہنہ فتح سے کاف اور ہا
کے جمع ہی کاہن کی۔ کاہن وہ لوگ ہین کہ انکے ارواح کو جنات و شیاطین
کے ارواح خبیثہ سے ایک مناسبت اور علاقۂ روحانی رہتا ہی اُس
علاقے کے سبب سے شیاطین سے علم سیکھتے تھے اور اسپر اپنے طرف سے
اقسام کے جھوٹے باتان لگاکر کہتے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ولادت کے سبب سے شیاطین آسمان پر چڑہنے سے اور وہان کے
اخبار سُننے سے باز رکھے گئے جب کوئی شیطان اسمان پر چڑہنے کا قصد
کرتا ہی تو اسپر شہاب جو شعلۂ آتش ہی پھینک مارتے ہین وہ مار ہرگز
خطا نہین کرتا ہی اس سے بعض شیاطین مرجاتے ہین اور بعضونکا
مُنہہ جلجاتا ہی اور بعضون کے اعضا اور عقل فاسد ہوجاتی ہی وَلَمْ
یَبْقَ سَرِیْرٌ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْیَا اِلَّا اَصْبَحَ مَنْکُوْسًا
اور نہین باقی رہا کوئی تخت پادشاہ کا پادشاہون سے دنیا کے مگر
صبح کیا اوندھا ہوکر یعنے روی زمین مین جو جو بادشاہ تھے اُن سبھونکے
تخت حمل شریف کی صبح کو اوندھے پڑگئے وَالْمَلِكُ مُخْرَسًا
لَا یَنْطِقُ یَوْمَہٗ ذٰلِكَ اور بادشاہ گنگ کئے جاکر نہین بات کرتے

تھے

تھے اس روز یعنے دنیا مین کوئی بادشاہ باقی نرہا مگر حمل کی صبح کو گونگ
اور گنگے ہو گئے اور تمام روز بات نہین کر سکے۔ آور کعب الاحبار سے
مروی ہے کہ اس روز تمامی دنیا کے بتان اوندہے پڑ گئے اور قریش
بڑی سخت قحط سالی اور تنگی مین مبتلا تھے پس زمین سبز ہوئی اور درختان
باردار ہوے اور ہر طرف سے قریش کو خیر کثیر پہنچی اور اس سال کا
نام جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حمل ٹھہرا سوسنۃ الفتح و
الابتہاج ہوا یعنے فتح اور خوشی کا سال۔ آور دوسرے احادیث مین آیا
ہی کہ حمل کی شب کوئی گھر باقی نرہا مگر روشن ہوا اور کوئی مکان باقی
نرہا مگر اسمین نور داخل ہوا اور اس روز آفتاب کو نور عظیم کا لباس پہنایے
تھے یعنے اس کا نور زیادہ کیا گیا اور اللہ تعالی حکم کیا کہ دنیا کے تمامی
حاملہ عورتین لڑکے جنین اور یہہ سب واسطے کرامت اور بزرگی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا **فایدہ** معلوم کیجیے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حمل شریف کے وقت جو بتان وغیرہ روی زمین کے
اوندہے پڑ گئے سو یہہ آپکی خصوصیت و کرامت سے ہی اسطرح کسی اور نبی کو
نہین ہوا و مرّت وحشُ المشرقِ الی وحشِ المغربِ بالبشاراتِ

اور گذرے وحش مشرق کے وحش مغرب کے طرف بشارتون کے ساتھ
وحش جنگلی جانور کو کہتے ہین۔ اور بشارات جمع ہی بشارت کی کسرسے بائے
موحدہ کے خوشخبری کی معنی سے۔ اور جمع کا لفظ جو لایا گیا سو اسمین اشارہ ہے
بات کا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متولد ہونا ایکہی خوشخبری پہ
منحصر نہین ہے بلکہ بے نہایت خوشخبریونکو جامع ہی۔ اور مشرق کے جانورون
کو جو آگے ہی معلوم ہو چکا شاید اسکا سبب یہہ ہی کہ موضع حمل ان سے
قریب ہنے کے باعث ملائکہ کی ندا سُنتے ہون یا قریش کے جانور جو بات کئے
اسکو سُنتے ہون یا اللہ تعالی کسی اور چیز سے معلوم کرایا ہو پھر انکو غایت خوشی و
خرمی حاصل ہونے سے مغرب کو گئے اور وہان کے جانورونکو بشارتین دئے
بعض روایتونمین مرت کے عوض مین فرت ہی فای مہملہ سے یعنے بھاگے
وحش مشرق کے وحش مغرب کے طرف بشارتون کے ساتھ وَكَذٰلِكَ
اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اور ایسا ہی اہل دریا بشارت
دیتے تھے بعض انہون کے بعضونکو یعنے دریاونمین بھی وہان کے جانور وغیرہ
ایک دوسریکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کی بشارت اور خوشخبری
سناتے تھے۔ معلوم کیجیے کہ دریا سات ہین جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے اور حسان بن عطیہ سے مروی ہے کہ زمین کی راہ پانسو سال
کی ہی اسمین دریا تین سو سال کی راہ پر ہین اور ایک سو سال کی راہ
ویران اور ایک سو سال کی راہ آبادہی۔ مقاتل نے کہا سب اسی ہزار
عالم مین آدہے انمین خشکی پر ہین اور آدہے دریا مین لَهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ
مِنْ شُهُورِهٖ نِدَاءٌ فِي الْاَرْضِ وَنِدَاءٌ فِي السَّمَاءِ واسطے حمل
کے ہر مہینے مین مہینون سے اسکے ندا تھی زمین مین اور ندا تھی آسمان مین۔
یعنے آسمان و زمین مین فرشتے پکارتے اور ندا کرتے تھے اور یہہ بولتے تھے
کہ اَنْ اَبْشِرُوْا فَقَدْ اٰنَ لِاَبِي الْقَاسِمِ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ مَيْمُوْنًا
مُبَارَكًا خوش ہوجیو پس تحقیق کہ قریب ہوا واسطے ابی القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یہہ کہ نکلے طرف زمین کے جس حالین کہ انہون مین برکت دئیے گئے
ہین۔ ابو القاسم کنیت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگرچہ اکثر علما
کہتے ہین کہ آپ کے بڑے فرزند قاسم رضی اللہ عنہ کے نام سے یہہ کنیت ہوی
لیکن حقیقت مین اللہ تعالی اس کنیت سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو آگے سے ہی مخصوص فرمایا جیسا کہ فرشتے ندا کئے۔ شیخ عرفی وغیرہ علما
کہتے ہین کہ آپ قیامت کے روز جنت کو اسکے لوگون پر تقسیم کرینگے اسواسطے

آپکی کنیت ابو القاسم ہوئی بعضے کہتے ہین کہ علم و عمل و شرف و فضل اور
فیٔ و غنیمت وغیرہ مراتب و درجات کو تقسیم کرتے ہین اس جہت سے
آپکی کنیت ابو القاسم ہوی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائے ہین
مجھکو قاسم کئے ہین قسمت کرتا ہون درمیان تمہارے۔ اور بھی فرمائے ہین مین ابو القاسم
ہون اللہ تعالی عطا کرتا ہی اور مین قسمت کرتا ہون۔ ابن حجر الھیثمی نے شرح
ہمزیہ مین لکھا ہی کہ ابو القاسم کی کنیت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہی اختصاص
پانیکی مناسبت کی وجہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالی کے تمامی شیون مین
خلیفۂ اعظم ہونیکی اعلام ہی علی الخصوص ارزاق اور علوم اور معارف اور
طاعات کی قسمت کے مقام مین صحیح حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا
قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِی کرکے جو فرمائے اسی وجہ سے ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے خصایص مین اللہ تعالی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مفاتیح الخزاین عطا
کیا کرکے اسی واسطے کہتے ہین۔ اور بعضے علما کہتے ہین خزاین سے اجناسِ عالم
کے خزاین مراد ہین تاکہ نکالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسقدر کہ عالم کو
مطلوب ہی پھر اس عالم مین جو چیزین ظاہر ہوتے ہین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جو آپکے ہاتھ مین کنجیان ہین دیتے ہین اور جیسا اللہ تعالی مفاتیح الغیب کلی

سے

سے مختص ہوا ہی اللہ تعالی کے سوائے انکو کوئی نہین جانتا ایسا ہی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خزاین الٰہیہ کے کنجیان کی عطا سے مختص کیا پہر خزاین الٰہی سے کوئی چیز نہین نکلتی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر انتھی کلام ابن حجر۔ مواہب اللدنیہ وغیرہ مین ہی کہ حمل کے دنو نہین ندا کئی گئی ملکوت مین اور معالم جبروت مین کہ معطر کرو جوامع قدس کو اور بخور دو جہات شرف اعلی کو یعنے علامات تعظیم کو آسمانون اور اسکے اطراف مین ظاہر کرو فرح وخوشی پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملائکہ مقربین کے صفوف مین عبادت کے مصلے اور سجادے بچہاؤ یعنے فرشتو نکو حکم ہوا کہ عبادت کیواسطے آمادہ ہوا اور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے سرور وخوشی ظاہر کرو کیونکہ نور مکنون نے آمنہ کی شکم طرف نقل کیا۔ حافظ خطیب بغدادی نے سہل بن عبداللہ التستری سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمل کی شب کو جو پہلی رجب کی تھی اور شب جمعہ تھی اللہ تعالے خازن جنان یعنے بہشت کے دربان کو حکم فرمایا کہ جنت الفردوس کو جو بہشت کے اعلی درجون سے ہی کشادہ کرو اور منادی آسمانون اور زمین مین ندا کیا کہ خبردار ہو جیو کہ نور مخزون مکنون جس سے نبی ہادی موجود ہوتا ہی

سو آجکی رات آمنہ کی شکم مین قرار پاتا ہی اور نکلتا ہی لوگون کیطرف جس حالین کہ بشیر اور نذیر ہی یعنے خوشی سنانیوالا اور ڈرانیوالا۔ اور کعب الاحبار سے مروی ہی کہ اس شب کو آسمان اور اسکے جوانب مین اور زمین اور اسکے جگہو نمین ندا کی گئی کہ نور مکنون جس سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہوتے ہین سو انکی والدہ کے شکم مین نقل کیا فَیَا طُوبیٰ لَھَا ثُمَّ یَا طُوبیٰ یعنے پس خوشی واسطے آمنہ کے پستر ای خوشی قَالَ کہے ابن عباس رضی اللہ عنہما وَبَقِیَ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ تِسْعَۃَ اَشْھُرٍ کُمَّلًا اور باقی رہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ کی شکم مین نو ن مہینے کامل۔ کمل فتح سے کاف اور میم مخفف کے معنی سے کامل کے۔ یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حمل کی مدت پورے نون مہینونکی تھی یہی قول صحیح ہی۔ بعضے کہتے ہین حمل کی مدت دس مہینونکی تھی اور بعضے کہتے ہین آٹھ مہینونکی اور بعضے کہتے ہین سات مہینونکی اور بعضے کہتے ہین چھے مہینون کی۔ لَا تَشْکُوْ وَجَعًا نہین شکایت کرتے تھے بی بی آمنہ کسی ایک درد کو یعنے اور حاملہ عورتونکو سر مین یا اعضا اور مفاصل کے ضعف وسستی کے باعث بدن مین درد رہتا ہی ویسا بی بی آمنہ کو کچھ نتھا وَلَا رِیْحًا وَلَا مَغْصًا

اور

اور نہ شکایت کرتے تھے کوئی ریح کو اور نہ کسی پیچ کو یعنے کچھ ریح اور تکرر
اور پیچ وغیرہ بی بی آمنہ کے شکم مین نہین تھی بخلاف دوسرے حاملہ عورتونکے

وَلَا مَا يَعْرِضُ لِلنِّسَاءِ مِنْ ذَوَاتِ الْحَمْلِ اور نہ شکایت کرتے
کوئی ایک چیز کستین جو عارض ہوتی ہے حمل والے عورتونکو یعنے بعضے ماکول
چیزونکی اشتہا ہونا اور بعضون سے نفرت یا کچھ کھاوے سو قئ ہوجانا اس
قسم کے عارضے بی بی آمنہ کو عارض نہین ہوئے جیسے اور حاملہ عورتونکو ہوتے ہین
بی بی آمنہ سے مروی ہی کہ کہے واللہ مین کوئی حمل نہین دیکھی جو خفیف ہو اس
سے اور نہ اعظم برکت معلوم کیجیئے کہ ان دونون حدیثون اور بھی بعضے احادیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ بی بی آمنہ کے بدن مین کچھ ثقل اور فتور نہین تھا جیسا کہ دوسرے
حاملہ عورتونکو ہوتا ہی مگر بعضے احادیث مین آیا ہی کہ بی بی آمنہ حمل کا ثقل پائے
اور اپنی ساتھ والے عورتونکو اسکی شکایت کرتے تھے سو اس تعارض کو
حافظ ابو نعیم نے اسطور سے جمع کیا ہی کہ ابتداے حمل کیوقت ثقل تھا پھر
حمل مستمر ہوا بعد ثقل جاتا رہا اور خفیف ہوا اور ان دونون حالتو مین دوسری
حاملہ عورتونکو اسکا خلاف ہوتا ہی۔ اور بعضے اس طور سے جمع کرتے ہین کہ
جو ثقل نتھا سو وہ ثقل معنوی ہے یعنے درد و الم اور جو ثقل پایا گیا سو ثقل حسی

ہی یعنے زیادتی مقدار بغیر الم وتعب کے وَهَلَكَ اَبُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ اور وفات پائے باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبد اللہ جس حالین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مان کے شکم مین تھے صحیح اور مشہور قول یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حمل ٹھہرے بعد دو مہینون کے عبد اللہ کی وفات ہوی۔ بعضے کہتے ہین کہ ولادت شریف کے پیش از دو مہینون کے وفات ہوی۔ بعضے کہتے ہین کہ ولادت شریف کے بعد دو مہینون کے بقولے سات مہینون کے بقولے نون مہینون کے ہوی لیکن یہہ سب اقوال ضعیف ہین۔ اور عبد اللہ کی عمر اُنکی وفات کیوقت پچیس سال کی تھی بقولے تیس سال کی بقولے اٹھائیس سالکی بقولے اٹھارہ سال کی اسی اخیر قول کو حافظ علائی اور حافظ ابن حجر تصحیح کئے ہین اور شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو اختیار کئے ہین۔ اور عبد اللہ تجارت کیواسطے قریش کے ہمراہ گئے سو راہ مین بیمار ہوے اور مدینہ منورہ مین اپنے ماموان بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینہ رہکر انتقال کئے۔ اور عبد اللہ بڑے سخی اور بہت رحم والے اور نہایت خوبصورت تھے اُنکے پیشانی پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور چمکتے رہنے سے انکا حسن دوبالا ہوا تھا فَقَالَتِ

اَلْمَلَائِکَۃُ پس کہے فرشتے جناب باریتعالی کیطرف خطاب کرکے اِلٰھَنَا
وَسَیِّدَنَا ای آلہ ہمارے اور ای سردار ہمارے۔ یہان حرف ندا
محذوف ہی بَقِیَ نَبِیُّكَ یَتِیْمًا باقی رہا نبی تیرا یتیم ہوکر۔ یتیم اس بچے
کو کہتے ہین جسکا باپ مرجاوے۔ اور اعلا درجہ کا یتیم وہ ہی کہ لڑکا اپنی مان
کے شکم مین ہے سو وقت اسکا باپ مرجاوے۔ اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے یتیم ہونیکی وجہ علما لکھتے ہین کہ تاکہ آپ مدارج علیہ کو پہنچے
تو اپنے اوایل امر کو نظر فرماوے اور اللہ تعالی کا فضل عظیم جو اپنے پر
ہی اسکو معلوم کرے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یتیم ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ آپ پر کسی مخلوق کا
حق نہ ہے۔ علما کہتے ہین کہ اس قول پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی والدہ چھے سال تک باقی تھے تو بی بی آمنہ کا حق اسوقت
تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باقی رہا۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ حقوق بعد
بلوغ کے ثابت ہوتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن بلوغ کو
پہنچنے کے قبل بی بی آمنہ کی وفات ہوئی۔ بندہ عاصی کہتا ہی کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یتیم ہونے مین گویا یہہ بھی ایک اشارہ ہی کہ آپ

خزانۂ الٰہی مین معدوم النظیر دُرِ یتیم ہین آپ کے مانند جواہر خانہ قدرت الٰہی
مین کوئی گوہر بے بہا نہین ہوا اور نہ ہوگا جیسا بعضے مفسرون نے اَلَمْ
یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی کی آیت مین جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی شان مین ہی یتیم کی معنی معدوم النظیر اور بے مثال کی کئے ہین اور اس
آیت کی معنی یون کہتے ہین کہ کیا نہین پایا تجھکو یگانۂ بے نظیر مانند درِ یتیم
کے تمامی عالم مین پھر اپنی پناہ مین لیا۔ اور درِ یتیم اس موتی کو کہتے ہین
جو خوبی اور بڑائی اور صفائی و روشنی مین ویسا کوئی موتی نہو پھر ویسا
موتی سواے بادشاہونکے کسی اور کے لایق نہین ہوتا نبی کریم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم یتیم تھے ایسی حقیقت مین تھے جو دوسرا کوئی آپ کے مثل نہوا ہے
اور نہوگا پھر ایسے یتیم کو کوئی جگہ لایق نتھی مگر اللہ تعالی کی قربت مین سو آپکو
اپنے نہایت قرب مین کیا پھر خلعت اصطفا اور محبوبیت کی پہنایا اور
مختار دونون جہانکا کیا اور انکا آپ حافظ و نگہبان ہوا فَقَالَ اللّٰہُ
پس فرمایا اللہ تعالی یعنے فرشتونکے جواب مین اَنَا لَہٗ وَلِیٌّ وَّحَافِظٌ
وَّنَصِیْرٌ مین نے واسطے اسکے ولی ہون اور نگاہبان اور نصرت دینے
والا۔ یعنے وہ ہمارا حبیب اور خلیل ہی ہم اسیکے عزت و تعظیم واسطے

تمامی مخلوقات کو وجود مین لائے ہم اپنی شانِ ربوبیت کو ظاہر کئے اب
اس سے ہم غافل نہین ہین بلکہ اُسکے والی ہین اسکو ایسے بلند مراتب
اور مقام قربت کو پہنچا وینگے کہ وہان تک نہ کوئی نبی مرسل پہنچا ہی اور
نہ کوئی فرشتۂ مقرب۔ اور ہم اسکے حافظ ہین ہرچند کہ کفار اور منافقین
اسکو قتل کرنے اقسام کے مکر اور دغائین کرینگے لیکن ہم انکی مکر و دغاؤنکو
انہین کفار پر پھیر دینگے۔ اور ہم اسکو نصرت دینے والے ہین اسکی ایسی نصرت
و یاری کرینگے کہ وہ سب پر غالب آویگا اور اسکے رعب و ڈر سے بڑے
بڑے سلاطین کے جگر پانی ہو جاوینگے۔ معلوم کیجئے کہ حقتعالی نے قرآن
شریف مین بہت جگہہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرمایا ہی کہ مین
تمہارا حافظ اور نگہبان ہون ازانجملہ یہہ بھی فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا یعنے تو ٹھہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا تو تو ہمارے
آنکھون کے سامھنے ہی یعنے تو محفوظ ہی ہمارے عینِ عنایت مین۔ اس
آیت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو تعظیم و تکریم کی گئی ہے سو اہل
بصیرت پر مخفی نہین۔ وَتَبَرَّكُوا بِمَوْلِدِهٖ فَمَوْلِدُهٗ مَيْمُوْنٌ مُّبَارَكٌ
اور برکت لو تم پیدایش سے اُسکے کیونکہ پیدایش اُسکی مین و برکت دی گئی

ہی۔ یعنے اسکی پیدایش تمامی مخلوقات کے حق مین مبارک ہی تم بھی اس
سے برکت لو۔ اور مولد فتح سے میم اور کسر لام سے مصدر میمی ہے معنی سے
ولادت کے معلوم کیجئے کہ عیسی علیہ السلام جب متولد ہوے تو آپ ہی فرمائے
جَعَلَنِي مُبَارَكًا یعنے اللہ تعالی مجھکو مبارک کیا بخلاف ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کو کہ خود جناب باری عز شانہ نے فرشتون
سے بطور تاکید کے میمون مبارک دو مترادف لفظ کو ذکر فرمایا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدایش خجستہ اور مبارک ہی۔ اور بھی عیسی علیہ السلام
اپنی ذات کو مبارک ہی کر کے فرمائے بخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے کہ آپکی پیدایش کو اللہ تعالی نے مبارک کہا جب پیدایش آپکی
مبارک ہو تو ذات شریف کسقدر مبارک ہوگی کس شر کو طاقت ہی
کہ اسکی کنہ کو پہنچسکے اس مین جو آپکی تعظیم ہی سو مخفی نہین وَفَتَحَ اللهُ
لِمَوْلِدِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَجِنَانِهِ اور کشادہ کیا اللہ تعالی نے واسطے
پیدایش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازونکو آسمان کے اور جنتون کے
شیخ زرقانی اور شبراملسی وغیرہما کہتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آسمان
اور بہشت کے دروازے بند رہتے ہین لیکن کسی اسباب خیر کے لئے کشادہ

ہوتے

ہوتے ہین چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت بھی ایک نعمتِ
عظیم ہی سو اسکی خوشی و سرور اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت
وکرامت کو ظاہر کرنیکے واسطے اللہ تعالی آسمانون اور جنتون کے دروازے
کشادہ کیا۔ اور جنان کسرے جیم کے جمع ہی جنت کی بہشت کو کہتے ہین
اور وہ سات آسمانون کے اوپر اور عرش کے نیچے ہی اور جنت سات ہین
جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی۔ جنۃ الفردوس اور جنۃ عدن
اور جنۃ النعیم اور دار الخلد اور جنۃ الماوی اور دار السلام اور علیون فکانت
اٰمِنَۃُ تُحَدِّثُ عَنْ نَفْسِہَا پس تھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا تحدیث
کرتے تھے اپنے نفس سے یعنے اپنا حال بیان کرتے تھے۔ آمنہ ہمزہ کے
مد اور میم کے کسرے اسکے بعد نون ہی نام ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی والدہ کا وہ اصل مین اسم فاعل کا صیغہ تھا اَمِنَ یَاْمَنُ سے پھر نقل کرکے
بی بی کا نام رکھے تاکہ تفاول ہووے کہ آپ ہر مکروہ سے امن مین ہین۔
بی بی آمنہ بیٹی ہین وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے اور قریش کے افضل
عورتون سے ہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھے برس کو
پہنچی تو بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر اپنے قرابتمانکو

کو دیکھنے مدینۂ منورہ کو گئے اور بنی نجار جو قرابتوالے تھے انہون سے
یہان ایک مہینا رہے جب وہان سے نکلکر مدینے کے قریب ایک موضع
مین جو ابوا نام تھا پہنچے تو آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اسوقت
بی بی کی عمر تقریبا بیس سال کی تھی۔ بعضے کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عمر اسوقت چار سال کی تھی بقولے پانچ سال کی بقولے سات سال
کی بقولے نون سال کی۔ روایت کیا ہی ابو نعیم نے محمد بن شہاب الزہری
کی طریق سے وہ اسما بنت رُہم سے وہ اپنی مان سے کہ بی بی آمنہ جس
بیماری مین انتقال کئے اسوقت مین اُنکے نزدیک تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اسوقت پانچسال کے لڑکے تھے اور بی بی آمنہ کے سرہانے تھے پہر بی بی
صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھکر چند ابیات
پڑہے منجملہ یہہ دو بیت بھی ہین ان صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ ۔۔
فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامِ ۔۔ تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَامِ ۔۔ تُبْعَثُ
فِی التَّحْقِیْقِ وَالْاِسْلَامِ ۔۔ یعنے مین جو خواب مین دیکھی اگر صحیح ہو تو تم
مبعوث ہین تمامی خلایق کیطرف اور مبعوث کئے جاوینگے تم حل اور حرام
مین اور مبعوث کئے جاوینگے تم تحقیق اور اسلام مین۔ اُسکے بعد بی بی آمنہ

فرمایا

فرمائے جو زندہ ہی وہ مرنیوالا ہی اور جو نیا ہی وہ کہنہ ہونیوالا ہی اور جو کثیر ہی وہ فنا ہوتا ہی اور مین مرنیوالی ہون اور میرا ذکر باقی ہے اور مین خیر عظیم یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑی ہون اور مین پاک جنی ہون اسکے بعد بی بی آمنہ کا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا اور جنات آپر نوحہ کرتے تھے سو ہم سنتے تھے ان ابیات مین ہمکو یہہ بیت یاد ہین **شعر**

نَبْكِي الْفَتَاةَ الْبَرَّةَ الْأَمِينَةْ ؛ ذَاتَ الْجَمَالِ الْعِفَّةِ الرَّزِينَةْ
زَوْجَةَ عَبْدِ اللهِ وَالْقَرِينَةْ ؛ أُمَّ نَبِيِّ اللهِ ذِي السَّكِينَةْ ؛
وَصَاحِبِ الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةْ ؛ صَارَتْ لَدَى حُفْرَتِهَا رَهِينَةْ ؛

یعنے روتے ہین ہم جوان عورت پر جو نیکی کرنیوالے تھی امینہ صاحب جمال اور عفت اور وقار کی عورت عبد اللہ کی اور والدہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صاحب منبر کے ہین مدینہ مین ہو گئی وہ بی بی اپنی قبر مین مرہون۔ وَتَقُوْلُ اور کہتے تھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا اَتَانِي آتٍ آیا میرے تین ایک آنیوالا یعنے فرشتہ حِيْنَ مَرَّ بِي مِنْ حَمْلِهِ سِتَّةُ اَشْهُرٍ جبکہ گذرے مجہکو حمل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھے مہینے معلوم کیجئے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ حمل شریف چھے مہینونکا تھا اسوقت

فرشتہ آکر کہا اور ابن اسحق کی حدیث جو ہم آیندہ ذکر کرینگے اس سے مفہوم
ہوتا ہی کہ ابتدای حمل مین فرشتہ آیا سو اسمین کچھ منافات نہین کیونکہ
متعدد فرشتے آئے ہین یا وہی فرشتہ مکرر آیا ہی فَوَكَزَنِي بِرِجْلِهِ فِي
الْمَنَامِ پس مارا میرے تئین اپنے پانون سے خواب مین۔ ابن حجر مکی اپنے
رسالۂ مولد مین جو ابو نعیم سے روایت کئے ہین سو اسکا لفظ یہہ ہے
فركضني في المنام برجله یعنے پس حرکت کیا میرے تئین خواب مین پانون
سے اپنے۔ معلوم کرین کہ وکزنی برجلہ اور فرکضنی برجلہ یے مرکب الفاظ
عرب کے محاورہ مین اشارہ کرنیکی معنی سے آتے ہین اسکا حقیقی معنی جو
پانون سے مارنا ہی یہان مراد نہین جو شخص کہ عربی زبان سے وقفیت رکھتا
ہی اور انکے محاورونکو جانتا ہی اسپر یہہ بات مخفی نہین ہی وَقَالَ لِي
اور کہا مجھکو یعنے وہ فرشتہ جو آیا تھا يَا آمِنَةُ إِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ
الْعَالَمِينَ طُرًّا ای آمنہ تحقیق کہ تو معزز حاملہ ہوئی ہی ساتھ بہترین عالم
کے تمامی۔ یعنے تم جسکو حاملہ ہوے ہین وہ تمامی مخلوقات گذشتہ اور
موجود اور آیندہ کون سے بہتر ہی اسکے مثل نہ کوئی فرشتہ ہوا ہی نہ کوئی
انسان نہ کوئی دوسرا مخلوق۔ عالمین فتح سے لام کے وہ جمع عالم کی ہی

یا نہین اسمین اختلاف ہی اکثر علما کہتے ہین کہ وہ جمع عالم کی ہی فتح سے
لام کے اور اس سے مراد تمامی مخلوقات ہین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمامی مخلوقات سے افضل ہونا یقینی بات ہی اور اسکو جاننا از جملہ ضروریات
دین کے ہی اسمین شک کرنا کفر و ارتداد ہی۔ ابن اسحق روایت کیا ہی کہ
بی بی آمنہ کہے مجھکو معلوم نہوا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حمل سے ہون
اور نہ کچھ ثقل پائی اور نہ اشتہا جو حاملہ عورتونکو ہوتی ہی مگر حیض منقطع
ہوا پھر آیا میرے تئین ایک آنیوالا جس حالین کہ مین خواب اور بیداری کے
درمیان تھی مجھکو کہا آیا معلوم کئی تو کہ مقرر تو حاملہ ہوی ہے سید الانام
کو یعنے تمامی خلایق کے سردار کو اسکے بعد ولادت کے قریب دنونمین پھر
آیا اور کہا جب تو جنے گی تو اسکو کہہ اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
حَاسِدٍ اسکے بعد اسکا نام محمد کر کے رکھہ۔ روایت کیا ہی ابو نعیم نے
بریدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ بی بی آمنہ خواب مین دیکھے انکو
کسی نے بولا مقرر تو حاملہ ہوی ہے خیر البریہ اور سید العالمین کو جب جنیگی تو
اسکا نام احمد اور محمد کر کے رکھہ اور آپر یہہ لٹکاو پھر بی بی آمنہ بیدار ہوے
تو انکے سرہانے ایک سونیکی تختی ہے اسپر لکھا ہوا ہی اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِد

مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَكُلِّ خَلْقٍ رَائِدٍ مِنْ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ عَنِ
السَّبِيْلِ عَائِدٍ عَلَى الْفَسَادِ جَاهِدٍ مِنْ نَافِثٍ اَوْ عَاقِدٍ وَ
كُلِّ خَلْقٍ مَارِدٍ يَأْخُذُ بِالْمَرَاصِدِ فِي طُرُقِ الْمَوَارِدِ اَنْهَاهُمْ
عَنْهُ بِاللّٰهِ الْاَعْلٰى وَاَحُوْطُهُ مِنْهُمْ بِالْيَدِ الْعُلْيَا وَ
الْكَنَفِ الَّذِيْ لَا يُرٰى يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ وَحِجَابُ
اللّٰهِ دُوْنَ عَادِيْهِمْ لَا يَطْرُدُوْهُ وَلَا يَضُرُّوْهُ فِيْ مَقْعَدٍ
وَلَا مَنَامٍ وَلَا مَسِيْرٍ وَلَا مَقَامٍ اَوَّلَ اللَّيَالِيْ وَالْاٰخِرَ
الْاَيَّامِ اس حديث کو شيخ جلال الدين السيوطی نے خصايص الکبریٰ مين
لکها ہی وَاِذَا وَلَدْتِهٖ پهر جب تو جنيگی اسکو۔ ولدته کا لفظ تای مکسور
اور اسکے بعد ہاے مہملہ سے جو ضمير مفعول کی ہے واقع ہوا۔ بعضے روايتو مين
تا اور ہا کے درميان ياے تحتانيہ اشباع کا واقع ہوا انتہی کلم لغت ہی
فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا پس نام رکهه اسکو محمد کرکے صلی اللہ عليہ وآلہ وسلم معلوم
کيجئے اس حديث سے ظاہر ہوا کہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو خواب مين
فرشتہ آکر کہا کہ نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم کا نام مبارک محمد کرکے رکهه اور
بعضے حديثو مين آيا کہ عبد المطلب خواب مين ديکهے گويا روپے کی زنجير

اڑی

انکے پیٹھہ سے نکلی ہی اسکی ایک طرف آسمان مین اور ایک طرف زمین مین اور ایک
طرف مشرق مین اور ایکطرف مغرب مین ہی اسکے بعد وہ زنجیر ایک جھاڑ ہو گئی اسکے ہر ہر پتے
پر نور ہی اور دیکھا ایک اس سے اہل مشرق اور مغرب سب لٹکتے ہین جب
عبد المطلب بیدار ہوکر اس خواب کو ظاہر کئے تو کاہنون نے تعبیر کئے
کہ انکے صلب سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اہل مشرق اور مغرب سب اسکے تابع
ہونگے اور اسکو اہل آسمان و زمین حمد کرینگے اس لئے عبد المطلب نے حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک محمد کرکے رکھے اسکے سوا بی بی آمنہ بھی
اپنی خواب کی انکو خبر دئے۔ اور بیہقی نے ابی الحسن التنوخی سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے ساتوین
روز عبد المطلب نے بکرا ذبح کئے اور قریش کو دعوت دئے جب وہ لوگ
کھانا کھا کر پوچھے تمہارے لڑکے کا کیا نام رکھے تو عبد المطلب کہے
محمد کرکے رکھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کہے اپنے لوگ کے نام سے
کیون نہ رکھے عبد المطلب کہے مین نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالی اسکا حمد آسمان
مین کرے اور خلق زمین مین انتہی۔ اگرچہ ان احادیث مین ظاہرا مخالفت
معلوم ہوتی ہے لیکن کچھ مخالفت نہین کیونکہ اس نام مبارک کو اللہ تعالے

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پسند کرکے زمین و آسمان پیدا
پیدا کرنیکے ہزاروں برس آگے اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا جب ولادت
شریف کے ایام قریب آئے تو عبد المطلب اور بی بی آمنہ دونونکو الہام اور
خواب سے معلوم کرادیا سو اسکے مطابق رکھے۔ روایت کئے ہین ابن ابی
عاصم اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ تعالی فرمایا ای موسی مقرر
جو شخص کہ مجھکو ملاقات کیا اور وہ جاہل ہے محمد سے تو اس شخص کو دوزخ مین
داخل کرونگا پس کہے موسی نے محمد کون شخص ہین اللہ تعالی فرمایا ای موسی
قسم ہی میری عزت و جلال کی پیدا نہین کیا مین نے کسی خلق کو جو وہ اکرم ہو
مجھہ پاس محمد سے مین نے اسکا نام میرے نام کے ساتھ عرش پر لکھا آسمانون
اور زمین اور آفتاب و مہتاب کو پیدا کرنیکے بیس لاکھہ برس آگے۔
روایت کیا ہی ابن عساکر نے کعب الاحبار سے کہ آدم علیہ السلام اپنے
فرزند شیث علیہ السلام کو وصیت کئے کہ جب تم اللہ تعالی کو یاد کرینگے تو
اسکے ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو بھی یاد کرو کیونکہ مین دیکھا ہون
انکے نام کو عرش کے پایون پر لکھا ہوا جس حالین کہ مین درمیان روح
اور مٹی کے تھا اسکے بعد مین آسمانون پر پھرا پس آسمانون مین کوئی جگہہ نہین

دیکھا مگر اسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہی اور میرا رب مجکو
جنت مین رکھا پس نہین دیکھا مین جنت مین کوئی محل اور نہ کوئی بالاخانہ
مگر اسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہوا پایا اور ہرآینہ تحقیق کہ مین
دیکھا ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو حور عین کے سینون پر اور جنت
کے جہاڑون کے پتون پر اور طوبی کے جہاڑ کے پتون پر اور سدرۃ المنتہی
کے پتون پر اور حجابون کے اطراف پر اور فرشتون کے آنکہون مین
اور تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور یاد بہت کرو کیونکہ فرشتے آگے سے
یعنے مین انکو دیکھنے کے پہلے سے تمامی وقتون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یاد کرتے ہین۔ روایت کئے ہین ابو الشیخ اور حاکم نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجا عیسی علیہ السلام کیطرف کہ تم محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور حکم کرو تمہاری امت کو کہ ایمان لاوین
اپر اگر محمد نہین ہوتے تو مین نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت کو اور نہ دوزخکو
اور ہرآینہ پیدا کیا مین نے عرش کو پانی پر پہر عرش نے اضطراب کیا تو لکھا مین نے
اسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر تسکین پایا عرش۔ حاکم کہا یہہ حدیث صحیح
ہی بلقینی اور سبکی اسکی صحت کو ثابت رکھے ہین ابن حجر کہا یہہ حدیث

حکم مین مرفوع کے ہی۔ قاضی عیاض وغیرہ علما لکھتے ہین کہ اس اسم کے عجائب خصایص اور بدیع آیات سے ہی کہ اللہ تعالی اس اسم کو نگاہ رکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قبل کوئی شخص اس اسم سے موسوم نہوا یہانتک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریف کے قریب دونوین شایع ہوا کہ نبی آخرالزمان مبعوث ہونگے انکا نام محمد رہیگا تو چھے سات شخص اپنے بچونکا نام رکھے اس امید سے کہ اسکو نبوت ملے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ اسکے بعد اللہ تعالی ان لوگونکو جنکا نام محمد رکھے نبوت کا دعوی کرنے سے نگاہ رکھا تا کہ ضعیف القلب لوگ کے دلونمین شک وشبہ نہ پڑے۔ اور لفظ محمد وزن پر مُفَعَّل کے ہی مبالغہ کا صیغہ معنی سے محمود کے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت حمد کئے گئے ہین اور خلقِ اولین وآخرین آپکو حمد کئے ہین اور اللہ سبحانہ اس نام مبارک کو اپنے اسم الحمید سے یا محمود سے مشتق کرکے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رکھا اسی کے طرف حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشارہ کرکے اپنے شعر مین جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین لکھے ہین کہتے ہین **شعر**

وَضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ اِلٰى اسْمِهٖ ۞ اِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ

أَشْهَدُ؛ وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ؛ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ؛ یعنے ضم کیا اللہ تعالی نے نام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے نام کے ساتھ جبکہ کہا موذن نے پانچوقت اشہد اور شق کیا اللہ تعالی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نام سے تاکہ بزرگی دیوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس صاحب عرش یعنے اللہ تعالی محمود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد ہین۔ امام سہیلی نے روض الانف مین کہا سورۂ الحمد کو جو مخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا دوسرے انبیا پر نازل نہین ہوا اور لواے حمد اور مقام محمود سے آپ جو مخصوص ہوے ہین اور قرآن وسنت نے ہمپر مشروع کیا کہ کامان پورے ہوے بعد الحمد للہ رب العالمین کہنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد کو سنت ٹھہرائے ہین کھانے اور پینے کے بعد اور فرماے سفر تمام ہو بعد آئبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ جب تو ان سبکو نظر کریگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم کے معانی پا ویگا اور معلوم کریگا کہ آپ جو حمد ومحامد سے خاص کئے گئے ہین سو وے موافق آپکے معنی کے اور مطابق آپکے صفت کے ہین اور اسمین برہانِ عظیم اور دلیل واضح ہے

آپکی نبوت اور کرامت پر جو اللہ تعالی آپکو مخصوص کیا ہی اور اللہ تعالی آپکے
وجود کے قبل ان تمام مقدمونکو مقدم کیا آپکی اکرام اور تصدیق امر کیواسطے
انتہی۔ اور معلوم کرین کہ یہہ اسم اعظم ہی اسمین اللہ تعالی جو جو اسرار اور
رموزات اور برکات کو رکھا ہی سو انکو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین
جانتا ہی اور جسکو اللہ تعالی نے نور آلہیہ سے مدد کیا ہی وہ شخص اپنے حوصلے
کے موافق معلوم کرتا ہی **رباعی** ای نام تو راحت روان ہمہ کس ؏
وز نام تو پیدا است نشان ہمہ کس ؏ از نام خوشِ تو جان من تازہ شدہ ؏
جان من تنہا نہ کہ جان ہمہ کس ؏ شیخ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین
لکھا ہی کہ اس اسم شریف مین بہت سے خصایص ہین ازانجملہ ایک
یہہ بھی ہی کہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین تاکہ اللہ تعالی کے نام کو محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام موافق ہووے کیونکہ اللہ کے لفظ مین چار حرف
ہین اور محمد مین بھی چار حرف ہین۔ مولانا سید محمد عبد اللہ بن السید محمد طالب
رحمہما اللہ نے زاد اللبیب فی خصایص الحبیب مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین ہی اس اسم شریف سے
اسلام اور ایمان کو رونق ہی۔ شیخ زرقانی شرح المواہب مین ابن العماد سے

نقل

نقل کیا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے شیاطین جو مسخر ہوے تھے سو وہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا ذکر رہنے سے تھا۔ یعنے سلیمان علیہ السلام
کی مہر جسکو پہننے سے شیاطین اُنکے مسخر ہوتے تھے سو اسمین نبی کریم صلی اللہ
کا اسم شریف لکھا ہوا تھا اسکی برکت سے شیاطین انکے مسخر ہوے تھے
چنانچہ طبرانی نے عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے سلیمان بن داؤد کے مہر کا نگینہ
آسمان کا تھا ان کے نزدیک ڈالا گیا تو انہون اسکو لیکر اپنے مہر مین رکھے
اور اسکا نقش انا اللہ لا الہ الا انا ومحمد عبدی ورسولی
کرکے تھا شیخ محمد بن الفضل قاسم الرصاع رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ المحبین
فی شرح اسماء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہی کہ اس اسم کریم
کا شرف اور برکت اور رحمت تابع ہی اسکے مسمی کے یعنے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہر جسطرح اسکے مسمی یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اسی طرح
اللہ تعالی نے اس اسم کی برکت اور رحمت اور شرف سے تمامی عالم مین
برکتون کو ظاہر کیا اور بہت سے واصلون نے جو غواص دریاے محبت ہین
سو اس اسم عظیم مین جو جو اسرار رکھی ہین اور اسکے حروف مین جو کچھہ موز

پوشیدہ ہین سو اُنکو ظاہر کرنے بہت کوشش کئے اور اسمین بہت
مبالغہ کئے اور بہت سے بڑے بڑے عظیم الشان کتب اس بیانمین تالیف
کئے باوجود ان تمام کے انکو اسرار اسم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط ایک
سر اور بھید سے ظاہر نہوا مگر ایک نقطہ اور انکو اشارہ نہوا مگر ایک رمز کا
اور وہ جو مخفی رہے ہین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے خزائین
اسرار سے سوا اسکو کوئی احاطہ نہین کر سکتا ہی مگر اللہ تعالی- اور اس
اسم مبارک کے فضایل اور شرف سے یہہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے تین سو
چودہ نبیونکو رسول بناکر خلایق کی ہدایت کو بھیجا اور ان سبکو صفات فضایل
وکمالات عطا کیا اور وے سب رسول ان صفات کمال مین مشترک ہین با
این ہر ایک کو انمین سے ایک ایک صفتِ خاص سے متصف کیا اور اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب صفاتِ مخصوصہ کا جامع بنایا اور
صفات کمال جو ہر ایک رسول مین متفرق تھے سو ان سبکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات مین مجتمع کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبونکو یہہ
بات معلوم کرنے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنین
تو اپکے فضل کو یاد کرنے آپکا اسم مبارک محمد کرکے رکھا کیونکہ اس نام مبارک
سے

کے حروف کے اعداد کو جمل کبیر کے حساب سے جمع کرین تو اسکا مجموعہ
تین سو چودہ کا ہوتا ہی موافق اعداد رسولون کے اور اسمین اشارہ ہے
کہ صفاتِ کاملین اگرچہ اللہ تعالی کے انبیا اور رسل مین متفرق تھے لیکن
اللہ تعالی کے حبیب اکمل مخلوقات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وے سب
جمع ہوے ہین انتہی۔ روایت کیا ہی ابونعیم نے اپنے حلیہ مین وہب سے
کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص اللہ تعالی کی نافرمانی دو سو برس کرتا رہا
جب وہ مرگیا تو بنی اسرائیل اسکا پاون پکڑ کے گھورے مین ڈالدئے
پہر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو وحی بھیجا کہ تم اسکو غسل دیو اور کفن پہناکے
تمامی بنی اسرائیل کے ساتھ اسپر نماز پڑھو پہر موسی علیہ السلام حکم کے موافق
عمل کئے بنی اسرائیل اس سے بہت تعجب کئے اور موسی علیہ السلام سے کہے
کہ بنی اسرائیل مین اس سے بڑھکر کوئی گنہگار نتھا موسی علیہ السلام فرمائے
مین بھی جانتا ہون لیکن اللہ تعالی مجکو ایسا ہی حکم کیا ہی بنی اسرائیل کہے
اللہ تعالی سے سوال کرو پہر موسی علیہ السلام سوال کئے تو اللہ تعالی وحی بھیجا کہ
سچ ہی وہ مجکو دو سو برس نافرمانی کیا مگر اس نے ایکروز توریت کھولا سو محمد
کے نام کو لکھا ہوا پایا پہر اس نام کو بوسہ دیا اور اپنے دونون آنکھون پر

۵۰

رکھا اسلیئے مین نے اُسکے دو سو برس کے گناہونکو معاف کر ڈالا۔ ای مومنو

بنی اسرائیل کا گنہگار آدمی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نام کی

تعظیم کیا تو بخشش پایا پھر جو شخص کہ آپکی امت مین رہے اور آپکے نام مبارک

کی تعظیم کرے تو قیاس کریجیئے کہ اسکو کتنا ثواب ملیگا۔ اور احادیث مین آیا

ہی کہ کسی گھر مین کوئی شخص محمد نام والا رہا تو اس گھر والیکو اور اسکے ہمسایے

کو اُسکی برکت سے رزق ملتا ہی اور قیامت مین اس نام والیکو اگرچہ کچھ نیک

عمل نرکھے اللہ تعالی عذاب دوزخ سے بچاتا ہی اور جنت مین لیجاتا ہی

بسبب اکرام نام مبارک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **بیت** چو نام

این است نام آور چہ باشد؛ مکرم تر بود از ہر چہ باشد؛ کسی بزرگ نے کیا خوب

فرمایا **رباعی** از نام تو میم اولین مقصد دل؛ حاگشتہ حیات ابدی از شامل؛

میم دگرش محمل دین را حامل؛ وز دال دوای دردمندان حاصل؛ **رباعی**

ای چشم جہان بچشمہ میم تو باز؛ وز حلقہ حا گوش فلک زینت ساز؛ کامل شدہ

از میم دگر دور وجود؛ خم گشتہ ز دال پشت گردون بہ نیاز؛ فَكَانَتْ

تُحَدِّثُ عَنْ نَفْسِهَا وَتَقُولُ پس تھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

تحدیث کرتے تھے اپنے نفس سے اور کہتے تھے لَقَدْ اَخَذَنِي مَا يَأْخُذُ

النِّسَاءَ ہر آینہ تحقیق کہ پکڑا مجکو چیز ایک جو پکڑتا ہی عورتونکو۔ یعنی درد
زہ شروع ہوا وَلَمْ یَعْلَمْ بِیْ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اور نہین جانا مجکو
کوئی ایک قوم سے یعنے مجکو دردزہ شروع ہوا سو کسیکو خبر نہوئی نہ کسی
مرد کو نہ کسی عورت کو۔ بعضی روایتونمین یہہ بھی آیا ہی کہ مین گھر مین اکیلی
تھی اور عبد المطلب طواف کو گئے تھے۔ یہان بی بی جو کہے کہ مین اکیلی تھی
سو اسکو منافی نہین وہ جو عثمان بن العاص کی والدہ فاطمہ اور عبد الرحمن
بن عوف کی والدہ الشفا نے روایت کئے ہین کہ ہم ولادت شریف کے
وقت حاضر تھے کیونکہ بی بی آمنہ وے دونون آنیکے قبل کا حال بیان فرماتے
ہین فَسَمِعْتُ وَجْبَةً شَدِیْدَةً پہر سنی مین نے ایک آواز کوئی
چیز زمین پر گرنیکا سخت۔ وجبہ واو کے فتح اور جیم کے سکون سے اسکے بعد
بای موحدہ مفتوحہ ہی دیوار اور اسکے مانند کوئی چیز زمین پر گرنیکے آواز کو کہتے
ہین یہہ آواز فرشتے آسمان پر سے اُترتے تھے سو تھا۔ ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ
سے انہون اپنے باپ سے روایت کئے ہین کہ اللہ تعالی تمامی فرشتونکو
حکم کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کیوقت حاضر رہو
سو کوئی فرشتہ باقی نرہا مگر حاضر ہوا۔ وَاَمْرًا عَظِیْمًا اور امر عظیم کتنین۔

فَهَالَنِي ذٰلِكَ پس ڈرایا مجکو یہہ یعنے اس آواز اور امر عظیم سے مجکو خوف ہوا فَرَأَيْتُ پس دیکھی مین نے یعنے اپنے آنکھون سے دیکھی كَأَنَّ جَنَاحَ طَيْرٍ أَبْيَضَ گویا کہ پر سفید پرندہ کا۔ علامہ شبراملسی کہا ہے یعنے مین نے ایک چیز کو دیکھی مین گمان کئی کہ وہ سفید پرندہ کا پر ہی قَدْ مَسَحَ عَلٰى فُؤَادِي تحقیق کہ مسح کیا دل پر میرے یعنے میرے دل پر پہیرے گیا۔ فواد ضم سے فا کے دل کو کہتے ہین فَذَهَبَ عَنِّي كُلُّ رُعْبٍ پس گیا مجھ سے تمام رعب یعنے خوف جو اُس آواز سے ہوا تھا وہ جاتا رہا۔ وَكُلُّ وَجَعٍ كُنْتُ أَجِدُهُ اور تمام درد جو مین اسکو پاتی تھی۔ یعنے دردزہ کے سبب سے جو مشقت ہوتی تھی سو وہ بھی جاتی رہی کچھہ درد باقی نرہا۔ یہہ منافی نہین اُسکا جو سابق مذکور ہوا کہ بی بی آمنہ کو کچھہ درد وغیرہ عارض نہوا جیسا کہ حاملہ عورتونکو عارض ہوتا ہی کیونکہ یہان جو درد ہوا سو فقط دردزہ تھا ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِشَرْبَةٍ بَيْضَاءَ لَبَنًا پہر مین نے دیکھی تو یکایک ساتھ شربت کے ہون جو سفید ہی مانند دودھ کے شارحین کہتے ہین شربۃ کی معنی ایک دفعہ پینا وہ معنی یہان صحیح نہین ہوتا اسلئے مضاف کی تقدیر کی یا نیۃ شربۃ کرکے لین یعنے ساتھ پیالہ شربت کے یا شربت کی معنی مجازا مشربۃ لینا کسرے میم کے تسمیۃ محل کا باسم حال وَكُنْتُ عَطْشٰى اور تھی مین

پیاسی

پیاسی فَتَنَاوَلْتُهَا فَشَرِبْتُهَا پس لئی مین اُسکو پھر پی مین فَاَضَآءَ مِنّی
نُوْرٌ عَالٍ پس روشن ہوا مجھ سے ایک نور بلند ثُمَّ رَأَیْتُ نِسْوَۃً کَالنَّخْلِ
الطِّوَالِ پستر دیکھی مین نے عورتون کو جو خرمے کے اونچے اونچے جہاڑونکے مانند
تھے یعنے وے عورتان اونچے قامت کے تھین۔ طِوال طاء مہملہ کے کسر سے
جمع ہی طویلہ کی کَاَنَّھُنَّ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ گویا کہ وے عورتین لڑکیون
سے عبد مناف کے ہین۔ وے عورتین عبد مناف کے لڑکیون سے نتھین بلکہ
بی بی مریم اور بی بی آسیہ اور جنت کے حوران تھین انکو عبد مناف کے لڑکیون
سے تشبیہ دیئے کیونکہ عبد مناف کے لڑکیان طول قامت اور جمال سے مشہور تھین
شیخ محمد بن الفضل الرصاع کہا کہ اللہ تعالی ان عورتونکو عبد مناف کے لڑکیون
کے صورت پر بھیجا تاکہ بی بی آمنہ کو انسے انست ہووے۔ اور عبد مناف فتح
میم اور تخفیف سے نون کے لقب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد اعلے
کا اور انہون عبد المطلب کے دادا ہین انکا نام المغیرہ ہی بیٹے قصی کے انہون
اپنے باپ کیوقت قوم کے سردار ہو قریش انکے تابعدار تھے اور انہون بہت ہی
خوبصورت تھے اور اُنکے جمال کے سبب سے لوگ انکو قمر کرکے کہتے تھے۔ واقد
کہا اُنمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا اور انکے ہاتھ مین نزار کا جھنڈہ

تہا اور اسمعیل علیہ السلام کی کمان تھی۔ موسی بن عقبہ سے مروی ہی کہ آپنے
ایک پتھر پایا اسپر لکھا ہوا تھا کہ مین مغیرہ بن قصی ہون امر کرنیوالا ہون اللہ
تعالی کے تقوی کا اور صلہ رحم کا یُحَدِّثُ فَیِ گھیرے ہوے ہین مجکو یحدق ضم
سے یای تحتانیہ کے اور کسرے دال کے اسکے بعد قاف ساکنہ ہی صیغہ
مضارع کا باب افعال سے اور فتح سے یا کے بھی جایز ہی باب سے ضرب یضرب کے
روایت کیا ہی ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے وہ اپنے باپ سے کہ بی بی آمنہ کے
سرہانے ستر ہزار حوران ہوا مین کھڑین تھین نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت
کی انتظاری کرتی ہوین فَبَیْنَا اَنَا اَعْجَبُ پس جس حالمین کہ مین تعجب کرتی
تھی یعنے مین تعجب مین تھی کہ ان عورتونکو کسطرح سے معلوم ہوا بعضی روایتون
مین یہہ بھی آیا ہی کہ مین کہتی تھی و اغوثا یہہ عورتین کہان سے معلوم کیے مجکو تو
دے عورتین کہے ہم آسیہ ہین فرعون کی عورت اور مریم ہین عمران کی بیٹی
اور یے باقی کے حوران ہین شیخ حلبی وغیرہ کہتے ہین کہ بی بی مریم اور آسیہ
ولادت شریف کیوقت حاضر ہونیکی وجہ شاید یہہ ہی کہ وے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے عورتین ہونگے بہشت مین وَاِذَا بِدِیْبَاجٍ اَبْیَضَ قَدْ مُدَّ بَیْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور یکایک دیباج سفید رنگکا تحقیق کہ بچھایا گیا درمیان
آسمان

آسمان و زمین کے یعنی سفید رنگ کے دیباج کو فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ولادت کی تعظیم کیواسطے بچھائے تھے۔ دیباج کسر سے دال کے اور فتح سے
بھی جایز ہی معرب ہی دیبا کا وہ ایک قسم کا کپڑا ہی ریشم سے بناتے ہین
منقش اور مکلل رہتا ہی اسکو بادشاہان عجم پہنتے تھے وَاِذَا بِقَائِلٍ يَقُوْلُ اور
یکایک کہنے والا کہتا ہی یعنی کوئی فرشتہ کہتا ہی خُذُوْهُ عَنْ اَعْيُنِ
النَّاسِ لے لو انکو یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنکھون سے لوگون کے یعنی جب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہونگے تو آپکو لوگونکے آنکھون سے لے لو اسکا سبب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بیان کے بعد آتا ہی کہ انکو پھرا دو مشارق
ارض وغیرہ مین قَالَتْ کہتی بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا وَرَأَيْتُ رِجَالًا
قَدْ وَقَفُوْا فِي الْهَوَاءِ اور دیکھی مین نے مردونکو تحقیق کہ کھڑے ہین ہوا مین
یعنے زمین پر نہین کھڑے تھے بلکہ ہوا مین معلق کھڑے تھے شیخ زرقانی
وغیرہ کہتے ہین کہ فرشتے تھے مردونکی صورت مین متشکل ہوئے تھے ورنہ فرشتے
ذکورت اور انوثت سے متصف نہین ہین بِاَيْدِيْهِمْ اَبَارِيْقُ فِضَّةٍ
انکے یعنے وہ فرشتونکے ہاتھونمین آفتابے ہین روپے کے اباریق جمع ہی
ابریق کی آفتابہ کو کہتے ہین وَرَأَيْتُ قِطْعَةً مِّنَ الطَّيْرِ اور دیکھی مین نے

ایک ٹکڑی پرندونکی قَدْ اَقْبَلَتْ حَتّٰی غَطَّتْ حِجْرِیْ تحقیق کہ آگے
آئی یہانتک کہ ڈھانپ لی گودھ کو میرے یعنے پرندے آکے میرے گود کو ڈھانپ
لئے حجر کسر سے حای مہملہ کے اور ضم اور فتح سے بھی جایز ہی گودھ کو کہتے
ہین مَنَاقِیْرُهَا مِنَ الزُّمُرُّدِ چونچین انکے زمرد سے تھے۔ مناقیر جمع ہی
منقار کی چونچ کو کہتے ہین۔ اور زمرد زای معجمہ اور میم اور راء مہملہ مشددہ
تینون کے ضم سے اسکے بعد آخر مین دال مہملہ ہی اصمعی نے کہا آخر مین ذال
معجمہ ہی وَاَجْنِحَتُهَا مِنَ الْيَوَاقِيْتِ اور پکھوتے انکے یاقوت سے تھے
اجنحہ جمع ہی جناح کی پکھوتے کو کہتے ہین۔ اور یواقیت جمع ہی یاقوت کی
فَكَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِیْ پس کھولا اللہ تعالی نے آنکھون سے میرے یعنے
آنکھون پر جو پردہ تھا جس کے سبب سے امور غیبیہ نظر نہین آتے ہین سو اوس
پردہ کو اللہ تعالی نے میرے آنکھون سے کھولدالا وَاَبْصَرْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ
اور دیکھی مین نے اسوقت مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا مشارق زمین
اور مغارب کو اسکے۔ مشارق جمع ہی مشرق کی آفتاب طلوع ہونیکی جگھہ کو
کہتے ہین اور مغارب جمع ہی مغرب کی آفتاب غروب ہونیکی جگھہ کو کہتے ہین
آفتاب ہر روز ایک ایک جگھہ سے نکلتا ہی اسیطرح ایک ایک جگھہ غروب ہوتا ہے

اسکے نسبت کرتے جمع کا صیغہ لائے یہان اس سے مراد زمین کے تمامی اطراف
ہین وَرَأَیْتُ ثَلَاثَةَ اَعْلَامٍ مَضْرُوبَاتٍ اور دیکھی مین تین جھنڈے
مارے گئے ہین عَلَماً فِی الْمَشْرِقِ ایک جھنڈا مشرق مین وَعَلَماً فِی
الْمَغْرِبِ اور ایک جھنڈا مغرب مین وَعَلَماً عَلٰی سَطْحِ الْکَعْبَةِ اور ایک
جھنڈا کعبے کے سطح پر۔ علامہ زرقانی کہا اسمین شاید اشارہ اسبات کا تھا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرع تمامی مشارق و مغارب مین عام
ہوگی اور مکہ مین علو پاویگی اور ظاہر و واضح ہوگی مانند جھنڈون کے
ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ بی بی آمنہ رضی اللہ
عنہا فرمائے مین ایک جھنڈا دیکھی سندس سے یاقوت کی لکڑی پر آسمان و
زمین کے درمیان مارے تھے فَاَخَذَنِی الْمَخَاضُ پس شروع ہوا مجھے درد زہ
مخاض فتح سے میم کے اور کسرے بھی جایز ہی بچا پیدا ہونیکے وقت جو درد
ہوتا ہی اسکو کہتے ہین۔ بیضاوی نے کہا وہ مصدر ہی تَمَخَّضَتِ الْمَرْأَةُ کا جبکہ بچا
باہر نکلنے کیو اسطے عورت کے شکم مین حرکت کیا تو کہتے ہین فَوَلَدْتُ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر جنی مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **شعر**

مَرْحَبًا یَا مَرْحَبًا یَا مَرْحَبَا   مَرْحَبًا جَدَّ الْحُسَیْنِ مَرْحَبَا

يا نبي سلام عليك   يا رسول سلام عليك
أشرق البدر علينا   فاختفت منه البدور
مثل حسنك ما رأينا   قط يا وجه السرور
أنت شمس أنت بدر   أنت نور فوق نور
أنت إكسير وغالي   أنت مصباح الصدور
يا حبيبي يا محمد   يا عروس الخافقين
يا مؤيد يا ممجد   يا إمام القبلتين
من رأى وجهك يسعد   يا كريم الوالدين
حوضك الصافي المبرد   وردنا يوم النشور
ما رأينا العيس حنت   بالسرى إلا إليك
والغمامة قد أظلت   والملا صلوا عليك
وأتاك العود يبكي   وتذلل بين يديك
واستجارت يا حبيبي   عندك الظبي النفور
كل من في الكون هاموا   فيك يا باهي الجبين
ولهم فيك غرام   واشتياق وحنين

فِی مَعَانِیْكَ الْاَنَامُ   قَدْ تَبَدَّتْ حَائِرِیْن

اَنْتَ لِلرُّسُلِ خِتَامٌ   اَنْتَ لِلْمَوْلٰی شَكُوْرٌ

عَبْدُكَ الْمِسْكِیْنُ یَرْجُوْ   فَضْلَكَ الْجَمَّ الْغَفِیْر

فِیْكَ قَدْ اَحْسَنْتُ ظَنِّیْ   یَا بَشِیْرُ یَا نَذِیْرْ

فَاَغِثْنِیْ وَاَجِرْنِیْ   یَا مُجِیْرُ مِنَ السَّعِیْر

یَا غِیَاثِیْ یَا مَلَاذِیْ   فِیْ مُلِمَّاتِ الْاُمُوْر

فائدہ معلوم کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبین کی عادت ہی کہ مولد شریف کا بیان پڑہتے وقت جب اس موقع پر آتے ہین تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کیواسطے اُٹھ کھڑے ہوتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہی مسلمانونکو ضرور ہی کہ اس عمل کو بجالاوین متاخرین کے ائمۂ مشہورین اور فقہا ومحدثین جنکی بات اہل سنت کے پاس مقبول ہی اور اُنکے فتوون پر چلنا لوگونکا معمول ہی اس قیام کو مستحسن اور مستحب جانتے ہین بلکہ بعضون نے اسکو واجب کہے ہین ہمکو انکی اقتدا کرنا بس ہی - وہابیہ فرقے والے جن پر خدا کی لعنت ہووے اس قیام کو بدعت ضلالت تصور کرکے عوام کو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اسکے کرنیوالیکو کافر کہتے ہین چنانچہ ایک مرتد